Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ

ایڈیٹر: نسیم سیفی

فون: ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۴/۳۹ | ہفتہ ۱۶ جمادی الاول ۱۴۱۰ھ، ۱۶ فتح ۱۳۶۸ہش، ۱۶ دسمبر ۱۹۸۹ء | نمبر ۲۸۵

ترجمہ نماز کی اہمیت

"صرف نماز پڑھنا کافی نہیں، نماز ترجمے کے ساتھ پڑھنا بہت ضروری ہے اور نماز کا ترجمہ ہر احمدی کو آنا چاہیئے۔ خواہ وہ بچہ ہو جوان ہو یا بوڑھا مرد ہو یا عورت ہر شخص کے لئے ضروری ہے کہ وہ نماز کا ترجمہ جانتا ہو۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ الفضل ۱۱ دسمبر ۱۹۸۹ء صفحہ ۲)

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"نماز خدا تعالےٰ کی حضوری ہے اور خدا تعالےٰ کی تعریف کرنے اور اس سے اپنے گناہوں کے معاف کرانے کی مرکب صورت کا نام نماز ہے۔ اس کی نماز ہرگز نہیں ہوتی۔ جو اس غرض اور مقصد کو مدنظر رکھ کر نماز نہیں پڑھتا۔ پس نماز بہت ہی اچھی طرح پڑھو۔ کھڑے ہو۔ تو ایسے طریق سے کہ تمہاری صورت صاف بتا دے کہ تم خدا تعالےٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری میں دست بستہ کھڑے ہو اور جھکو تو ایسے جس سے صاف معلوم ہو کہ تمہارا دل جھکتا ہے۔ اور سجدہ کرو تو اس آدمی کی طرح جس کا دل ڈرتا ہے اور نمازوں میں اپنے دین اور دنیا کے لئے دعا کرو۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۴۸)

"بیعت اگر دل سے نہیں تو کوئی نتیجہ اس کا نہیں۔ میری بیعت سے خدا دل کا اقرار چاہتا ہے۔ پس جو سچے دل سے مجھے قبول کرتا اور اپنے گناہوں سے سچی توبہ کرتا ہے غفور ورحیم خدا اس کے گناہوں کو ضرور بخش دیتا ہے اور وہ ایسا ہو جاتا ہے جیسے ماں کے پیٹ سے نکلا ہے۔ تب فرشتے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ ایک گاؤں میں اگر ایک آدمی نیک ہو تو اللہ تعالیٰ اس نیک کی رعایت اور خاطر سے اس گاؤں کو تباہی سے محفوظ کر لیتا ہے۔ لیکن جب تباہی آتی ہے تو پھر سب پر پڑتی ہے۔ مگر پھر بھی وہ اپنے بندوں کو کسی نہ کسی نہج سے بچا لیتا ہے۔ سنت اللہ یہی ہے کہ اگر ایک بھی نیک ہو تو اس کے لئے دوسرے بھی بچائے جاتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۶۲)

• مکرم حبیب الرحمان صاحب زیروی اسسٹنٹ لائبریرین خلافت لائبریری کی نومولودہ بیٹی عزیزہ سعیدہ رحمان ۱۱ دسمبر ۱۹۸۹ء کو وفات پا گئی۔ نومولودہ ۳۰ نومبر کو پیدا ہوئی تھی قبل از پیدائش واقفین نو کے تحت وقف تھی۔ حضور نے نام تجویز فرمایا تھا۔ نومولودہ محترم صوفی خدا بخش صاحب عبد زیروی کی پوتی اور مکرم چوہدری محمد رشید صاحب دار الصدر شمالی کی نواسی تھی۔

احباب کرام سے نعم البدل عطا ہونے اور لواحقین کے لئے صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

• مکرم ناصر احمد صاحب دار العلوم شرقی کے دادا جان مکرم چوہدری خیر الدین صاحب لمبے عرصہ سے علیل ہیں نیز ان کے نانا جان کی آنکھ کا اپریشن ہوا ہے۔

ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

عبادت و ریاضت کی ضرورت کبھی ختم نہیں ہوتی

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر۔ (اللہ آپ سے راضی ہو)

مجھے ہمیشہ ایک لطیفہ یاد رہتا ہے۔ میں ایک دفعہ جمعہ کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد (بیت الذکر) سے روانہ ہونے لگا تو ایک دوست نے کہا: "کوئی صاحب آئے ہوئے ہیں اور وہ کچھ باتیں دریافت کرنا چاہتے ہیں" وہ کوئی (غیر از جماعت) تھا جو ہوشیارپور کی طرف کا تھا۔ وہ آگے بڑھا اور کہنے لگا۔ میں ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔ میں نے کہا فرمائیے وہ کہنے لگا۔ اگر کوئی دریا کے دوسرے کنارے جانے کے لئے کشتی میں بیٹھ جائے تو کنارے پر پہنچ کر کیا کرے؟" اس سوال کے دو ہی جواب دیئے جا سکتے تھے کہ وہ اتر جائے یا بیٹھا رہے۔ اور عام حالات میں انسان یہی جواب دے سکتا ہے کہ جب دریا کا کنارہ آجائے تو عقل مند آدمی کا کام یہی ہے کہ کشتی سے اتر جائے۔ پس اپنے خیال میں اس نے ایک چیستان ڈالی تھی اور اسکا خیال تھا کہ میں یہی جواب دوں گا۔ کہ جب کنارہ آجائے تو انسان اتر جائے اور میرے اس جواب پر پھر اس نے دوسری بات یہ کہنی تھی کہ بہت اچھا جب انسان کو خدا تعالیٰ مل گیا تو پھر اسے عبادت کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ مگر جونہی اس نے یہ سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس سوال کی حقیقت مجھ پر ظاہر کر دی۔ اور میں نے اسے یہ جواب دیا کہ اگر تو اس دریا میں جسمیں وہ کشتی پر سوار ہے۔ اسکا کوئی کنارہ ہے تو بے شک جب کنارہ آئے تو اتر جائے۔ لیکن اگر اس دریا کا کوئی کنارہ نہیں تو پھر وہ جہاں اترا ڈوبا"۔ میرے اس جواب پر وہ حیران سا رہ گیا اور تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد کہنے لگا تو پھر یہ عبادتیں ہمیشہ ہی کرنی پڑیں گی۔ وہ شخص دراصل عام فقیروں سے اس قسم کی باتیں سن کر آیا تھا اور اسکا مطلب یہ تھا کہ نماز پڑھی جاتی ہے خدا تعالےٰ سے ملنے کیلئے لیکن جسے خدا تعالےٰ مل گیا اسے نماز کی کیا ضرورت ہے روزے رکھے جاتے ہیں خدا تعالےٰ سے ملنے کیلئے لیکن جسے خدا مل گیا اسے روزوں کی کیا ضرورت ہے۔ اسی طرح زکوٰۃ دی جاتی ہے۔ خدا سے ملنے کے لئے لیکن جسے خدا مل گیا۔ اسے زکوٰۃ کی کیا ضرورت ہے غرض جتنی نیکیاں ہیں وہ خدا تعالیٰ کے ملنے پر ختم ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ نیکیاں سواری کی طرح ہوتی ہیں۔ اور جب انسان گھر پہنچ جائے تو سواری پر بیٹھا رہنا بے وقوفی ہوتی ہے۔ میں نے اسکے اعتراض کو سمجھ کر یہی جواب دیا کہ جب منزلِ مقصود محدود ہو تو انسان سواری سے اتر پڑے لیکن جب منزلِ مقصود غیر محدود ہو تو سواری سے اترنے کے معنی ہی کیا ہوئے وہ تو جہاں اترے گا وہیں تباہ ہو گا غرض میرے دل پر اللہ تعالےٰ نے حقیقت کو منکشف کر دیا اور میں نے اس سے یہی کہا کہ غیر محدود دریا میں کشتی سے اترنے والا ڈوبے گا۔ نجات نہیں پائے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر : آغا سیف اللہ ، پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ ، مقام اشاعت : دارالنصر غربی ربوہ
قیمت : ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۶ فتح ۱۳۶۸ ہش ۱۶ ، دسمبر ۱۹۸۹ء

قرآن کریم کی روشنی

روشنی دھندلی ہو تو ماحول کی چیزیں کم کم نظر آتی ہیں ۔ اور بعض اوقات تو نظر ہی نہیں آتیں ۔ جوں جوں روشنی تیز سے تیز تر ہوتی چلی جائے چیزیں زیادہ واضح سے واضح تر ہونے لگتی ہیں ۔ اور انسان خوب سمجھنے لگتا ہے کہ وہ کہاں کھڑا ہے ۔ اور اس کے اِرد گِرد کیا ہے ۔ بعض اوقات اچانک تاریکی روشنی سے بدل جائے تو پتہ چلتا ہے کہ ہم تو کسی خطرناک جگہ پر یا گندی جگہ پر کھڑے ہیں ۔ چنانچہ روشنی ہی سے ہمیں اپنے مقام اور دیگر چیزوں کے قیام کا احساس ہوتا ہے ۔

رُوحانی دنیا میں ہمیں جس روشنی کی ضرورت ہوتی ہے وہ ہمیں خدا تعالیٰ کے کلام سے ملتی ہے ۔ چنانچہ ہر وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ دنیا کو روشنی میں کھڑا کرنے کے لئے دنیا میں بھیجتا ہے ۔ اس سے سب سے پہلے کلام ہی کرتا ہے ۔ اپنے کلام سے اپنا بھی پتہ دیتا ہے اور دنیا کی کیفیت اور اس کی اصلاح کے طریق بھی اپنے کلام ہی کے ذریعہ ظاہر کرتا ہے ۔ ہم اس یقین پر قائم ہیں کہ ساری دنیا اور سارے زمانوں کی کیفیت اور ان کی اصلاح کے لئے جو کلام اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا وہ قرآن مجید کی شکل میں ساری دنیا کے سامنے ہے ۔ کہنے کو تو یہ کتاب ایک مذہب کے ساتھ تعلق رکھتی ہے ۔ لیکن روشنی کبھی اس بات کی تمیز نہیں کرتی کہ سفید شخص دیکھے تو زیادہ بہتر چیزیں نظر آئیں اور سیاہ فام لوگ اسے دیکھیں تو چیزیں یا تو نظر ہی نہ آئیں یا مدھم مدھم ۔ قرآن مجید کی روشنی کے متعلق امتیازی سلوک کرنے کا تصوّر ہی نہیں ہو سکتا ۔ اس میں لکھا ہے کہ سچ بولو تو یہ یہ فائدہ ہوگا ۔ پس اگر ایک شخص سچ بولے تو اسے بھی یہ فائدہ ہوگا اور اگر دوسرا شخص سچ بولے تو اسے بھی وہ فائدہ ہوگا ۔ اس لئے ہم یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ دنیا میں کسی مذہب سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص ہو وہ اس روشنی سے فائدہ اٹھا سکتا ہے ۔ اپنی زندگی کو اس کے احکام کے مطابق ڈھالنے سے اپنی زندگی کو بہتر بنا سکتا ہے ۔

حضرت امام جماعت (الثالث) نے ایک رویاء دیکھنے کے بعد فرمایا تھا کہ تعلیم القرآن کی سکیم اور وقف جدید کی سکیم کے ماتحت دنیا میں قرآن کریم کا نور پھیلایا جارہا ہے ۔ اور حضور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اس نور ۔ اس روشنی کو جلد از جلد ساری دنیا میں پھیلا دے ۔ تا ساری دنیا اس روشنی میں اپنا مقام بھی پہچان لے اور دیگر اشیاء کی حقیقت کو بھی جان لے ۔

ہم جو بدلیں تو زمانہ بھی بدل جاتا ہے
وقت انسان کے سانچے ہی میں ڈھل جاتا ہے
اپنا کردار ہو اچھا تو ہر اک شے اچھی
معصیت کار بھی گِر گِر کے سنبھل جاتا ہے

ابوالاقبال

○

ہر حرف دعا بن جاتا ہے ہر آہ رسا ہو جاتی ہے
جب گھُور کے کوئی دیکھے تو توثیقِ وفا ہو جاتی ہے

مَیں سُود و زیاں کی اُلجھن سے منہ موڑ کے بیٹھا رہتا ہوں
حالات میں میرے جب شامل تیری بھی رضا ہو جاتی ہے

یہ جذبۂ دِل کی بات نہیں تو بادہ پرستو اور ہے کیا
بادل کی ذرا سی ٹکڑی کو دیکھیں تو گھٹا ہو جاتی ہے

اَڈّے پہ بسیں رُکوا کر تم اک شوق تو پورا کرتے ہو
ایمان کے دعویداروں یُوں تذلیلِ حیا ہو جاتی ہے

اشکوں کی فقط دو بُوندوں سے ہر منظر دُھل سا جاتا ہے
اور نِکھرے نِکھرے جلووں پر ہر رُوح فِدا ہو جاتی ہے

اُس دَر تک جانا کچھ ایسا مشکل تو نہیں ہوتا لیکن
اُس راہ میں لوگوں کی 'حائل' موہوم اَنا ہو جاتی ہے

یہ کون ہے جس کے سَر پہ اِک انبار ہے جھُوٹی باتوں کا
یہ حال ہے اپنا جھُوٹ کا سُن کر جان خطا ہو جاتی ہے

دُکھ دَرد زمانے بھر کا ہم مضبوط عزائم سے بانٹیں
اس طرح سے ہلکی کچھ کچھ تو ذہنوں کی فضا ہو جاتی ہے

یہ دَور ہمارا دَور ہے ہم اس دَور کے خِدمتگار بنیں
خِدمت ہی نسیم انسانوں کی رُوحوں کی غذا ہو جاتی ہے

نسیم سیفی

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علمی مسائل

وصالِ الٰہی کا تصوّر

حضرت فضل عمر
(اللہ آپ سے راضی ہو)

ذرا سوچو تو سہی کہ تمہاری یہ شنوائیاں یہ بینائیاں اور تمہارے دل تمہارے کس کام کے بدلے میں تمہیں ملے ہوئے ہیں۔ ان چیزوں کے تم خالق نہیں۔ بلکہ خدا ہی ہے جس نے تمہیں کان اور آنکھیں اور دل بخشے ہیں اور تمہاری پیدائش کی ابتدا بھی اسی نے کی ہے۔ اور تمہاری اخروی پیدائش بھی وہی کرے گا اور تمہاری زندگی اور موت اور رات اور دن کا آگے پیچھے آنا بھی اسی کے قبضے میں ہے۔ کیونکہ تمام نظام شمسی انسان کے اختیار سے باہر ہے اور رات اور دن اس سے پیدا ہوتے ہیں اس جگہ کانوں اور آنکھوں کی پیدائش کی طرف توجہ دلا کر اللہ تعالیٰ نے اس طرف اشارہ فرمایا ہے کہ جب خدا نے تمہیں کان اور آنکھیں عطاء فرمائی ہیں اور جس نے اس چند روزہ حیات میں تمہیں سننے اور دیکھنے کی قابلیت عطا فرمائی ہے کیا وہ تمہارے روحانی کانوں کی سماعت اور روحانی آنکھوں کی بصارت کے لئے کوئی سامان پیدا نہ کرتا۔ اسی طرح جب اس نے تمہیں وہ دل بخشے ہیں جن پر تمہاری اس مادی زندگی کا انحصار ہے۔ تو خدا تعالیٰ یہ کب برداشت کر سکتا تھا کہ وہ تمہاری روحانی زندگی کا کوئی سامان پیدا نہ کرتا۔ اور تمہیں کانوں اور آنکھوں اور دل کے بغیر رکھتا۔ اسی طرح زندگی اور موت بھی اسی کی طرف سے آ رہی ہے۔ وہی پیدا کرتا اور وہی مارتا ہے۔ یہی کیفیت روحانی عالم میں بھی دکھائی دیتی ہے۔ وہ انبیاء کے ذریعے مردہ اور گری ہوئی اقوام کو زندہ کر دیتا ہے اور ان کا مقابلہ کرنے والی اقوام کو بام عروج سے اٹھا کر قعرِ مذلت میں گرا دیتا ہے۔ یہی سبق رات اور دن کے آگے پیچھے آنے میں بھی مخفی ہے۔ یا رات اور دن کا ظلمت اور بیاض میں جو اختلاف پایا جاتا ہے۔ اسمیں بھی سوچنے والوں کے لئے بڑے بھاری نشانات ہیں۔ کئی بیماریاں ایسی ہیں جو اندھیرے میں بڑھ جاتی ہیں۔ اور کئی حوادث ہیں جو رات کی تاریکی کی وجہ سے پیش آتے ہیں۔ دنیا میں جتنی چوری اور ڈاکہ کی وارداتیں ہوتی ہیں ان میں سے اکثر وارداتیں رات کی تاریکی میں ہی ہوتی ہیں اسی طرح سانپ اور بچھو اور دوسرے حشرات الارض بھی رات کو ہی باہر نکلتے ہیں۔ پھر تاریکی ایسی بلا ہے۔ کہ نہ اس میں خوبصورت کی خوبصورتی کا پتہ لگتا ہے۔ اور نہ بدصورت کی بدصورتی کا۔ سیاہ اور سفید اور سرخ اور زرد سب برابر ہوتے ہیں۔ لیکن جب دن چڑھتا ہے تو بدصورت کی بدصورتی اور خوبصورت کی خوبصورتی نظر آنے لگتی ہے۔ حشرات الارض اپنے اپنے بلوں میں گھس جاتے ہیں۔ چور چوری کرنے سے ڈرتا ہے اور ڈاکو ڈاکہ ڈالنے سے گریز کرتا ہے۔ پھر کئی بیماریاں ہیں جن کا علاج سورج کی شعاعوں سے ہی ہو جاتا ہے اور مختلف امراض کے جراثیم سورج کی تپش سے فنا ہو جاتے ہیں۔

غرض رات اور دن کا اختلاف بھی ایک عقلمند انسان کو اس طرف توجہ دلاتا ہے کہ جس طرح مادی عالم پر ایک تاریکی کا دور نظر آتا ہے اور ایک روشنی کا اسی طرح روحانی عالم میں بھی بعض دفعہ الٰہی نور لوگوں کی نگاہ سے مخفی ہو جاتا ہے اور کئی قسم کی برائیاں لوگوں میں پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہیں۔ مگر جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی مامور کے ذریعے ہدایت کی روشنی پھیلاتا ہے تو رات سے تعلق رکھنے والی تمام بلائیں اور آفات دور ہونے لگتی ہیں۔ اور ایک نئی زندگی بنی نوع انسان کو حاصل ہو جاتی ہے۔ پس جس طرح نیچر میں رات اور دن کا اختلاف پایا جاتا ہے۔ اسی طرح لوگوں کو سمجھنا چاہیئے۔ کہ روحانی عالم میں بھی رات اور دن کی گھڑیاں آنی ضروری ہیں۔ مگر مخالف بس ایک ہی رٹ لگائے چلے جاتے ہیں۔ کہ کیا مرنے کے بعد مٹی ہو کر ہم پھر زندہ ہو جائیں گے۔ یعنی کفار جب دلائل سے عاجز آ جاتے ہیں تو یہ کہنا شروع کر دیتے ہیں کہ اس زندگی کا تو مقصد ہی کوئی نہیں۔ پھر ان جھگڑوں میں پڑنے کا کیا فائدہ۔ یہ تو پہلوں کی باتیں جو ہمارے کانوں میں دیر سے پڑتی چلی آ رہی ہیں۔ مگر قیامت ہے کہ وہ آتی ہی نہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا بہت لمبے عرصے سے چلی آ رہی ہے۔ اور ہمیشہ قرب قیامت کا لوگوں کو خیال رہا ہے۔

چنانچہ انبیاء کے مخالفین بھی اعتراض کرتے ہیں کہ آج تک تو ہم قیامت کا شور سنتے رہے ہیں۔ مگر وقت کے بعد وقت گذر رہا ہے اور قیامت ابھی تک نہیں آئی۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ خیال ہی غلط ہے۔ حالانکہ یہ ان لوگوں کا توہم ہے کیونکہ قیامت کسی خاص دن کا نام نہیں اور نہ وہ اس دنیا میں آئے گی۔ بلکہ مرنے کے بعد کی جو زندگی ہے۔ اور جس میں مجموعی طور پر تمام مردہ روحوں کو جزا سزا دی جائے گی اس کا نام قیامت ہے اور وہ اس دنیا کے لوگوں کو نہ نظر آتی ہے نہ آئے گی۔ پس ان کا یہ کہنا بیوقوفی کی بات ہے۔ کہ اب تک تو قیامت آئی نہیں ہاں یہ ممکن ہے کہ کسی دن اس دنیا کا نظام ختم کر کے پھر نئے سرے سے شروع کر دیا جائے۔ لیکن مذہبی کتابوں میں قیامت اس کا نام نہیں قیامت اسی کا نام ہے جسے ہم نے اوپر بیان کیا ہے۔ اور اس کا ذکر قرآن کریم کی اس آیت میں ہے کہ ہر شخص پر فنا آنے والی ہے اور صرف تیرا رب جو بہت جلال اور اکرام والا ہے باقی رہنے والا ہے۔

بہرحال اللہ تعالیٰ مخالفین کے اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے فرماتا ہے کہ دنیا میں جو کوئی بھی بستا ہے کیا اس کی موت و حیات خدا تعالیٰ کے قبضے میں نہیں وہی باپ کے صلب میں بچے کا نطفہ پیدا کرتا ہے اور وہی ماں کے رحم میں اس کی پرورش کا سامان کرتا ہے۔ اور وہی اس کے پیدا ہونے کے بعد اس کی غذا کا سامان مہیا کرتا ہے۔ اب بتاؤ کہ جس خدا نے یہ سب کچھ پیدا کیا ہے۔ کیا وہ دوبارہ جسم کے کسی باریک حصے سے انسان کو پیدا نہیں کر سکتا۔ احادیث میں آتا ہے کہ مرنے کے بعد انسان کی پیدائش عجب الذنب سے ہو گی۔ یعنی پیٹھ کے نیچے کی جو ہڈی ہے۔ جس کے متعلق سائنسدان کہتے ہیں کہ یہ بندر کی دم کی علامت ہے۔ اس لئے ایک ذرے سے انسان کی پیدائش ہو گی۔ اگر نطفہ کے خوردبینی ذرہ حیات سے انسان پیدا ہو سکتا ہے تو عجب الذنب کے کسی حصے سے جس کو خدا تعالیٰ باقی رکھے۔ انسان دوبارہ کیوں پیدا نہیں ہو سکتا۔ آخر وہ کیڑے بھی تو ہیں جو زمین کی تہوں میں اور پتھروں کے نیچے پیدا ہو جاتے ہیں۔ اگر انسان کی پہلی پیدائش رحم مادر میں ہوئی تھی تو اس کی دوسری پیدائش کسی اور جگہ کیوں نہیں ہو سکتی۔ یہ محض خدا تعالیٰ کی طاقتوں کا اپنی طاقتوں پر قیاس کر لینے کا نتیجہ ہے۔ ورنہ جو خدا ایک دفعہ پیدا کر سکتا ہے۔ اس کے لئے دوبارہ پیدا کرنا ایک ایسا امر ہے۔ جس کو کوئی انسان بھی بعید از عقل تصور نہیں کر سکتا۔

وصالِ الٰہی کا تصوّر

سیّدنا حضرت فضلِ عمرؓ کی ایک رؤیا

میں نے رؤیا میں دیکھا کہ ایک جگہ بہت سے لوگ بیٹھے ہیں اور میں انہیں مخاطب کر کے کہتا ہوں کہ مختلف مذاہب میں جو اللہ تعالےٰ کا تصور پایا جاتا ہے وہ میں تمہارے سامنے بیان کرتا ہوں۔ چنانچہ پہلے میں نے بدھ مذہب میں جو خدا تعالےٰ کا تصور پایا جاتا ہے وہ ان کے سامنے بیان کیا اور اس پر ایک تقریر کی صبح کے وقت جب میں نے اس رؤیا پر غور کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ خدا تعالےٰ کے تصور کے الفاظ اختصاراً بولے گئے ہیں۔ ورنہ اس سے مراد خدا تعالےٰ سے ملنے کا تصور تھا۔ چنانچہ میں نے ان کے سامنے جو تقریر کی وہ یہ تھی کہ دیکھو مچھلی پانی میں رہتی ہے لیکن اس پانی پر جو سورج کی شعاعیں گرتی ہیں یا دریا میں بہنے والی ریت کے ذرات سے جو چمک پیدا ہوتی ہے وہ آہستہ آہستہ مچھلی پر ایسا اثر ڈالتی ہے کہ اس پر چانے پڑ جاتے ہیں۔ درحقیقت یہ چانے اس لئے ہوتے ہیں کہ دیر تک اس پر ریت کی چمک اور سورج کی شعاعوں کا اثر ہوتا رہتا ہے اور آخر اس کے جسم پر بھی ویسی ہی چمک آ جاتی ہے اگر سنہری ریت ہو تو یہ چانے سنہرے بن جاتے ہیں۔ چنانچہ کئی مچھلیوں پر میں نے خود سنہری رنگ کے چانے دیکھے ہیں بلکہ بعض دفعہ ان پر سات سات آٹھ آٹھ رنگ کے چانے ہوتے ہیں اور بعض دفعہ تو ایسے نیلے رنگ کا چانہ ہوتا ہے کہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ فیروزہ رکھا ہے پھر میں کہتا ہوں کہ دیکھو جسم جو ایک کثیف چیز ہے اگر اس اتصال کے نتیجہ میں دوسری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چیزوں کا اثر قبول کر لیتا ہے۔ تو روح جو ایک نہایت ہی لطیف چیز ہے وہ کیوں اثر قبول نہیں کرے گی۔ پھر میں دوسرے مذاہب پر (دین حق۔ناقل) کی فضیلت بیان کرتے ہوئے کہتا ہوں کہ دیکھو بدھ مذہب نے صرف یہ بتایا ہے کہ خدا تعالیٰ سے اتصال پیدا ہو سکتا ہے مگر اتصال پیدا کرنے کا طریق اس نے نہیں بتایا۔ اور جو بتایا ہے وہ اتنا لمبا ہے کہ انسان کے لئے اس پر عمل ممکن نہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ بدھ ساٹھ سال تک اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کے لئے ایک جنگل میں بانس کے درخت کے نیچے بیٹھا اور خدا تعالیٰ کی عبادت اور ذکر الٰہی میں اتنا محو ہوا کہ اس کے نیچے سے ایک درخت نکلا جو اس کے جسم کو چیرتا ہوا سر سے نکل گیا۔ اور اسے پتہ تک نہ لگا۔ اب یہ ایک لایعنی سی بات ہے جسے عقل قبول نہیں کر سکتی۔ لیکن (دین حق۔ناقل) نے نہ صرف وصالِ الٰہی کا تصور بیان کیا ہے بلکہ وہ راستہ بھی بتایا ہے جس پر چل کر انسان خدا تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے۔ مثلاً بدھ مذہب نے دعا کی قبولیت پر کوئی زور نہیں دیا۔ صرف نروانا پر زور دیا ہے یعنی اس نے کہا ہے کہ انسان کو چاہئے کہ وہ اپنے نفس کی تمام خواہشات کو نکال دے۔ حالانکہ خدا تعالیٰ کے قرب کی خواہش بھی تو ایک خواہش ہی ہے اگر وہ سب خواہشات کو نکالے گا تو یہ خواہش کیسے باقی رہ سکتی ہے پس بدھ نے متضاد بات کہی ہے لیکن (دین حق۔ناقل) کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے وصال کے لئے کسی لمبے چوڑے مجاہدے کی ضرورت نہیں۔ اگر کسی شخص کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہو جائے اور وہ ہمہ تن انتجا بن کر دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنے قرب سے نوازے اور اس کے لئے اپنی برکتوں کے دروازے کھولے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنا قرب عطا کر دیتا ہے۔ چنانچہ وہ فرماتا ہے کہ...... جب کوئی پکارنے والا مجھے پکارے تو میں اس کی دعا کو ضرور قبول کرتا ہوں۔ اب کجا یہ طریق کہ بدھ بانس کے درخت کے نیچے ساٹھ سال بیٹھا رہا۔ یہاں تک کہ اس کے نیچے سے ایک درخت نکلا جو اس کے سر کے پار ہو گیا اور کجا یہ آسان طریق کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور وہ جھٹ مل گیا۔

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد

خدا تعالیٰ کے متعلق فطرت کی آواز

ایک امریکن سائنسدان کی لطیف شہادت

میں نے اپنی کتاب "ہمارا خدا" میں خدا کے فضل سے ہستی باری تعالیٰ کے متعلق کئی قسم کے عقلی دلائل جمع کر کے اللہ تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت درج کیا ہے۔ ان میں سے بعض دلائل فطرتِ انسانی کی آواز سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور بعض کائناتِ خلق کی شہادت کی بنا پر ہیں اور بعض نیکی بدی کے شعور پر مبنی ہیں اور بعض قبولیتِ عامہ کی دلیل سے وابستہ ہیں۔ اور بعض شہادتِ صالحین سے تعلق رکھتے ہیں وغیرہ وغیرہ میری یہ کتاب خدا کے فضل سے کافی مقبول ہوئی ہے اور بہت سے نوجوانوں اور خصوصاً کالجوں کے طلبہ نے اس سے فائدہ اٹھایا ہے۔ اس تعلق میں مجھے محترم میاں عطاء اللہ صاحب امیر جماعت راولپنڈی نے ایک حوالہ بھجوایا ہے جس میں ہستی باری تعالیٰ کے متعلق ایک امریکن سائنس دان کی شہادت درج ہے جو بعینہ اسی نوعیت کی ہے جو میں نے اپنی کتاب "ہمارا خدا" میں نظام عالم کی دلیل کے ماتحت ایک بدوی عرب کے قول کی بنا پر لکھی ہے۔ میں ان دونوں کو ذیل میں درج کرتا ہوں تا ناظرین یہ اندازہ کر سکیں کہ کس طرح دنیا بھر کے صحیح الفطرت لوگوں کا دماغ جو ہر زمانہ اور ہر قوم اور ہر طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں معاملہ میں ایک لائن پر کام کرتا چلا آیا ہے۔ میں نے اپنی کتاب "ہمارا خدا" میں لکھا تھا کہ:۔

"میرے سامنے اس وقت ایک عرب بدوی کا قول ہے جس سے کسی نے پوچھا تھا کہ تمہارے پاس خدا کی کیا دلیل ہے۔ اس نے بے ساختہ جواب دیا کہ

یعنی جب کوئی شخص جنگل میں سے گزرتا ہوا ایک اونٹ کی مینگنی دیکھتا ہے تو وہ سمجھ لیتا ہے کہ اس جگہ سے کسی اونٹ کا گزر ہوا ہے اور جب وہ صحرا کی ریت پر کسی آدمی کے پاؤں کے نشان پاتا ہے تو وہ یقین کر لیتا ہے کہ یہاں سے کوئی مسافر گزرا ہے۔ تو کیا تمہیں یہ زمین مع اپنے وسیع راستوں کے اور یہ آسمان مع اپنے سورج اور چاند اور ستاروں کے دیکھ کر اس طرف خیال نہیں جاتا کہ ان کا بھی کوئی بنانے والا ہوگا؟

اللہ! اللہ! کیا ہی سچا اور کیا ہی تصنع سے خالی مگر دانائی سے پُر یہ کلام ہے جو اس ریگستان کے ناخواندہ فرزند کے منہ سے نکلا۔ ("ہمارا خدا" زیر بحث کائناتِ خلق کی دلیل)

اب اس کے مقابل پر ناظرین پروفیسر ایڈون کانکلن پرنسٹن یونیورسٹی کا قول ملاحظہ کریں جو امریکہ کے مشہور رسالہ ریڈرز ڈائجسٹ بابت ماہ مئی ۱۹۵۶ء کے صفحہ ۸۷ پر چھپا ہے اور اخبار ٹائمز سٹارسن سینٹی سے نقل کیا گیا ہے۔ پروفیسر صاحب جو ایک بہت مشہور سائنس دان اور پیدائش خلق کے مضمون کے ماہر سمجھے جاتے ہیں فرماتے ہیں:۔

"یہ خیال کہ زندگی کا آغاز محض کسی اتفاقی حادثہ کے نتیجہ میں ہوا ہے بالکل ایسا ہی ہے جیسے کہ کوئی شخص یہ دعویٰ کرے کہ لغت کی ایک مکمل کتاب کسی چھاپہ خانہ کے اتفاقی دھماکے کے نتیجہ میں خود بخود چھپ گئی تھی۔"

ناظرین ملاحظہ کریں کہ کس طرح عرب کے قدیم ناخواندہ بدوی اور امریکہ کے جدید تعلیم یافتہ سائنسدان پروفیسر اس معاملہ میں بعینہ ایک رستہ پر گامزن ہوئے ہیں۔ اور پھر اس کے بعد وہ قرآن مجید کی اس آیت پر نظر ڈالیں جہاں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ

"اے مشرق و مغرب کے لوگو تم سب ہمارے ہاتھ کی پیدائش ہو۔ پس اپنی نظروں پر نظر ڈالو اور دیکھو کہ کیا ان میں خدا کی ہستی کے نشان نظر نہیں آرہے؟"

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے منکرین خدا کے متعلق خدا کو مخاطب کرتے ہوئے کیا خوب فرمایا ہے کہ:۔

چشمہ خورشید میں موجیں تری مشہود ہیں
ہر ستارے میں تماشہ ہے تری چمکار کا
آنکھ کے اندھوں کو حائل ہو گئے سو سو حجاب
ورنہ تھا قبلہ ترا رخ کافر و دیندار کا

پس اس سے زیادہ اس مختصر نوٹ میں اور کیا کہا جائے۔

اگر در خانہ کس است حرفے بس است

خاکسار
مرزا بشیر احمد ربوہ ۹ مارچ ۱۹۵۹ء

لبنان کا نقصان

بیس سال پہلے تک لبنان کو مشرق وسطیٰ کا سوٹزرلینڈ تصور کیا جاتا تھا اس وقت یہ ملک دنیا کی بینکاری کا مرکز بنا ہوا تھا۔ پورا ملک اتنا دلکش تھا کہ پوری دنیا کے سیاح وہاں جاتے تھے۔ لیکن ۱۹۷۵ء سے لبنان خانہ جنگی کا شکار ہے۔ اس وقت سے اب تک ایک لاکھ سے زیادہ افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ ڈھائی لاکھ سے زیادہ زخمی ہوئے ہیں اور پانچ لاکھ افراد کے مکان تباہ ہوئے ہیں۔ لبنان کی اقتصادی حالت بہت خراب ہے۔ اس کی کرنسی کی قدر و قیمت ختم ہو گئی ہے۔ افراطِ زر کی سالانہ شرح سو فیصد سے زیادہ ہے۔ حکومت ٹیکس جمع کرنے کی اہل نہیں رہی اور عوام کی روزمرہ سماجی ضروریات پوری نہیں کر سکتی۔

خدام کے مطالعہ کیلئے کتب

کتب سلسلہ کے ماہانہ مطالعہ کے سلسلہ میں خدام کے لئے ماہ دسمبر میں کتاب توضیح مرام اور جنوری ۱۹۹۰ء میں حقیقۃ المہدی مقرر ہے۔ خدام سے گزارش ہے کہ ان کتب کا مطالعہ کریں اور قائدین ہر ماہ مقررہ کتب کا مطالعہ کرنے والے خدام کی معین تعداد سے مطلع فرمائیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

پانچ بنیادی اخلاق

۱۔ سچ کی عادت۔
۲۔ نرم اور پاک زبان کا استعمال۔
۳۔ وسعت حوصلہ۔
۴۔ معاشرے سے تکالیف کو دور کرنا۔
۵۔ مضبوط عزم اور ہمت۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کمپیوٹرز اور ان کا استعمال

● بیسویں صدی میں کئی اوزار طاقت، رسل و رسائل اور نقل وحمل کے لئے وضع ہوئے مثلاً سفید روشنی (NEON LIGHT) لیزر (LASER) ٹیلیویژن، سٹلائٹ، موٹر کار، فضائی شٹل (SPACE SHUTTLE) وغیرہ وغیرہ

ان ایجادات میں سے بہت ہی طاقتور اور غیر معمولی مقبولیت والی ایجاد کمپیوٹر کی ہے۔ اکثر اوزار صرف جسمانی محنت اور مزدوری کا کام کرتے ہیں لیکن کمپیوٹر دماغی کام کرتا ہے۔ یہ دماغ کے اعمال کی نقل کرتا ہے۔ اور بڑی بڑی مقداروں سے یہ مفید معلومات ناقابل یقین سرعت کے ساتھ نہایت صحت کے ساتھ بہم پہنچاتا ہے۔ اور جب کسی کمپیوٹر کو پرنٹر کے ساتھ یا کسی روبوٹ (ROBOT) کے جز کے ساتھ جوڑ دیا جائے تو یہ جسمانی محنت بھی کرتا ہے اور نہایت تیز رفتاری سے طباعت کا کام اور کارخانوں میں مزدوروں کا کام بھی کرتا ہے۔

● کمپیوٹر ایسا انقلاب انگیز ہے کہ وہ کام جو پہلے گھنٹوں اور دنوں میں ہوتے تھے اب منٹوں اور سیکنڈوں بلکہ سیکنڈ کے کئی سویں حصہ میں ہو جاتے ہیں۔ ایک موٹر کار کے نئے ڈیزائن کے پٹرول میں کفایت شعاری کو ٹیسٹ کرنے کے لئے انجینئرز کو کئی ہفتے لگ جاتے تھے لیکن اب کمپیوٹر چند منٹ میں یہ کام کر دیتا ہے ایک مالی منصوبہ کے لئے جمع کرنے والی مشین (ADDING MACHINE) سے ایک اکاؤنٹنٹ کئی گھنٹے کی سخت محنت سے جو نتیجہ نکالتا تھا وہ اب کمپیوٹر سے صرف چند سیکنڈ میں نکال دیا جاتا ہے۔ افسر سے پہلے ڈُف املا (DICTATION) لے کر اسے ٹائپ رائٹر پر باقاعدہ خط کی شکل دینے پر ایک ٹائپسٹ کا سارا دن لگ جاتا تھا اور اب کمپیوٹر کے ایک ورک سٹیشن سے (WORD PROCESSOR) استعمال کر کے یہ کام جلد مکمل کر کے وہ کئی اور کام کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔

● بنکوں اور بیمہ کمپنیوں جیسے اداروں کے انتظامی اخراجات ان کے کل بجٹ کا ۸۵ فیصد تک ہو جاتے تھے۔ اب کمپیوٹرز سے یہ خرچ کئی گنا کم ہو گیا ہے اور کارکردگی میں بھی بے پناہ اضافہ اور بہتری ہوئی ہے۔ خلاصہ یہ کہ کمپیوٹرز کی ایجاد اور ان کے استعمال سے مطلوبہ معلومات کا حصول بہت آسان ہو گیا ہے۔ اور بے شمار کام اب مختصر وقت میں تکمیل پذیر کئے جا سکتے ہیں

● فضا کی فوٹوگرافی، سیاروں کی فوٹوگرافی، دماغ کی سکیننگ (SCA-NNING) آرکیٹیکٹ کے گرافکس ہوائی جہاز کے ڈیزائن کے گرافکس، تاجر احباب کے استفادہ کے لئے فروخت کے اعداد کے گرافکس وغیرہ کے لئے کمپیوٹر انتہائی مفید اور کارآمد ثابت ہو رہا ہے۔

● موٹر انڈسٹری میں ویلڈنگ اور پینٹنگ اور اسی طرح کے کئی اور کام جو لوگ نہیں کر سکتے روبوٹس (ROBOTS) کرتے ہیں۔ ٹرانسپورٹیشن کے نظام میں بھی کمپیوٹرز کئی لائنوں میں استعمال ہوتے ہیں۔ بینکوں میں روپیہ نکلوانے اور جمع کرنے کا کام اور کریڈٹ کارڈز کا اجراء کمپیوٹرز کا مرہونِ منت ہے۔ ایک ہی مضمون کے خطوط، حساب کتاب کے کھاتے، ریکارڈ اور دستاویزات بھیجنے کا کام کمپیوٹرز نے نہایت آسان کر دیا ہے۔

● تجارت میں اشیاء کے اسٹاک، ہر آئٹم کا نمبر اور کوڈ، طاقت کے منبوں کی نشاندھی، ٹیلیفون رابطہ، بجلی کے جال کو مانیٹر کرنا اور وقت پر مطلوبہ مال کی فراہمی کا کام کمپیوٹرز سے کیا جاتا ہے۔

● طبی پیشہ میں مریضوں کے نمایاں نشانات، قانون کے پیشہ میں پرانے کیسز کی ریسرچ، گمشدہ کاروں اور ممکنہ مشکوک افراد کی نشاندھی اور اسی طرح تعلیم کے میدان میں پڑھانے کے لئے امدادی مشینیں اور ریسرچ کا کام کمپیوٹرز سے نہایت آسان ہو گیا ہے۔

● الیکٹرانک گیمز، مائیکروویو چولہے اور بھٹیاں، اعداد والی گھڑیاں، ذاتی مالیاتی امور، تحصیل علم اور مشغلوں کے لئے پرسنل کمپیوٹرز کام آتے ہیں۔

● گویا فی زمانہ قریباً ہر میدان میں کمپیوٹر کا استعمال ضروری ہو گیا ہے۔ اور اس کا استعمال نہایت مفید ہے۔ اور اب کوئی وجہ نہیں کہ کوئی پیشہ ور یا منتظم اپنے کاموں اور کارکردگی کو احسن بنانے کے لئے کمپیوٹرز کا استعمال نہ کرے۔

● مندرجہ ذیل پانچ وجوہات کی بناء پر کہا جا سکتا ہے کہ اب کمپیوٹر کے بغیر گذارہ ہی نہیں:-

(۱) کمپیوٹر سریع الخدمت ہیں۔

(۲) کمپیوٹرز نہایت قابل اعتماد ہیں۔

(۳) یہ بہت خطرناک، حساس اور بورنگ کام سرانجام دے سکتے ہیں۔

(۴) یہ معلومات کے ڈھیر میں سے مفید مطلب انفارمیشن حاصل کرنے اور نتیجۃً بہتر فیصلہ کرنے میں ممد ہو سکتے ہیں۔

(۵) ضیاع، محنت مزدوری اور کاغذی کارروائی کے اخراجات میں غیر معمولی کمی کر کے کمپیوٹرز افراطِ زر (INFLATION) میں کمی کا موجب ہوتے ہیں۔

● بعض لوگ کمپیوٹر کے متعلق سمجھتے ہیں کہ اسے صرف محدودے چند بہت اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگ استعمال کر سکتے ہیں۔ جبکہ حقیقت میں ہم اپنے دائیں بائیں دیکھ رہے ہیں کہ زیادہ سے زیادہ لوگ بآسانی اس کا استعمال کر رہے ہیں۔ دراصل کمپیوٹر کا استعمال کرنے والے پانچ قسم کے افراد ہوتے ہیں۔ پہلی قسم پی ایچ ڈی، ریسرچ سکالر اور ڈیویلپمنٹ انجینئرز منتظمین، حکومت کے منصوبہ بندی والے وغیرہ

دوسری قسم نوآموز اور اناڑی لوگوں کی ہے جنہیں کمپیوٹرز کی کوئی تربیت نہیں ہوتی وہ صرف سیکھنے والے ہوتے ہیں۔

تیسری قسم ان لوگوں کی ہے جو پرسنل کمپیوٹر کا استعمال گھریلو یا ذاتی مالی امور کے لئے استعمال کرتے ہیں یا بطور مشغلہ کے۔

چوتھی قسم ان لوگوں کی ہے جو بزنس یا پیشہ کی بناء پر استعمال کرتے ہیں گو وہ خود کمپیوٹر کے پیشہ سے تعلق نہیں رکھتے۔ مثلاً کسی شخص کو اتنا سکھا دیا جائے کہ وہ مطلوبہ انفارمیشن کسطرح کمپیوٹر سے حاصل کر سکتا ہے۔ مثال کے طور پر گاہکوں کی خدمت پر مامور شخص۔ بنکنگ کا کلرک یا ہوائی کمپنی کا ریزرویشن کلرک۔

پانچویں قسم ان لوگوں کی ہے۔ جو فی الحقیقت کمپیوٹر کے پیشہ سے تعلق رکھتے ہیں یعنی وہ اشخاص جو کمپیوٹر سے کام لینا جانتے ہیں اور اسے ایسی ہدایات دینے کا ملکہ رکھتے ہیں جن سے درجہ بدرجہ ایک منصوبہ کے تحت مواد کو انفارمیشن میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ ایسی ہدایات کو "پروگرام" کہتے ہیں اور جو لوگ پروگرام بناتے ہیں۔ ان کو کمپیوٹر پروگرامرز (PROGRAMMERS) کہتے ہیں۔ پروگرامر پروگرام کا خاکہ بناتا ہے اسے لکھتا ہے، ٹیسٹ کرتا ہے اور پھر سکو عملی جامہ پہناتا ہے۔ ان سے ایک درجہ اوپر وہ شخص ہوتا ہے جسے سسٹمز انالسٹ (SYSTEMS ANA-LYST) کہتے ہیں۔ یہ نہ صرف ایک واحد پروگرام تیار کرتے ہیں بلکہ جملہ پروگرامز کے سسٹم کی منصوبہ بندی اور خاکہ تیار کرتے ہیں۔ ان کا کام کمپیوٹر استعمال کرنے والے ادارے سے مسلسل رابطہ رکھنا ہوتا ہے اور ان کی ضروریات سے پوری واقفیت رکھتے رہنا ہے تاکہ عندالضرورت نئے سسٹم تیار کر سکیں۔

● کمپیوٹر کے پیشہ میں کمپیوٹر مشین کو HARDWARE اور پرانگ کو SOFT-WARE کہتے ہیں۔ عموماً وہ کمپنیاں جو کمپیوٹر فروخت کرتی ہیں ان کے پاس ایسے سسٹمز انالسٹ اور پروگرامر ہوتے ہیں جو کہ خریدار کمپنی ادارہ یا محکمہ کو اس کی ضرورت کے مطابق پروگرام بنا کر دے دیتے ہیں یعنی وہ نہ صرف کمپیوٹر مشین یعنی HARDWARE کو فروخت کرتے ہیں۔ بلکہ انہیں چلانے کے لئے پروگرامز یعنی SOFTWARE بھی فیس لے کر تیار کرتے ہیں۔ بعض اچھے اور خود کفیل ادارے محض HARDWARE خریدتے ہیں اور SOFTWARE کے لئے اپنا عملہ رکھتے ہیں اور اپنی ضرورت کے مطابق انکا پیشہ ور کمپیوٹر سٹاف سسٹم اور پروگرام DESIGN کر کے اسکو عملی جامہ پہناتے ہیں۔ ایک جیسی کمپنیوں یا اداروں مثلاً بنکس، ہوائی کمپنیاں، انشورنس کارپوریشن، جنرل مرچنٹ، کریانہ فروش، ہسپتال، موٹر پارٹس ڈیلرز وغیرہ کے لئے سبنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگاں

بدر عالم اعوان

چوہدری علی احمد صاحب

خاکسار کے والد چوہدری علی احمد ساکن لبھو وال چھنیاں تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیار پور جب پرائمری میں زیر تعلیم تھے تو خوش قسمتی سے ایک مخلص احمدی مدرس سکول میں متعین ہو کر آئے۔ یہ زمانہ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی زندگی کا زمانہ تھا۔ احمدی مدرس کی شفقت سے والد صاحب اور ان کا ایک دوست احمدی ہو گئے۔ تعلیم کے بعد آپ ۱۹۱۴ء۔ ۱۹۱۸ جنگ میں بطور کمپاؤنڈر بھرتی ہو گئے فوج سے فارغ ہوئے تو دیسی طب اور انگریزی طب کی پریکٹس شروع کی جو آخری عمر تک جاری رکھی اور تشخیص امراض اور ان کے علاج کی اللہ تعالیٰ نے خوب مہارت عطا فرمائی خاندان کے چند افراد لودھیانہ شہر میں آباد ہو گئے اور عرائض نویسی شروع کر دی۔ ان کے گہرے مراسم کی وجہ سے طب اور ملکی قانون سے بڑی واقفیت ہوئی۔ سرکاری اہلکار گاؤں آتے تو اکثر آپ سے مل کر جاتے۔ علاقہ کا ایک جاٹ ہندو ذیلدار بنام نتھا سنگھ صاحب تو جب بھی گاؤں سے گزرتے آپ کو ملے بغیر نہ جاتے۔ ارد گرد کے دیہات کے لوگ علاج معالجہ کے لئے اور کئی معاملات میں قانونی مشوروں کے لئے آتے رہتے۔

بعض لوگ اپنے اہل و عیال کو آپ سے علاج کروانے سے منع فرماتے لیکن آپ کے حُسن سلوک سے وہ مزور آپ کے پاس ہی آتے۔ مستورات میں تو یہ مشہور تھا کہ اگر آپ راکھ کی چٹکی بھی دے دیں تو آرام آ جاتا ہے۔ ایک آدمی امرتسر شہر میں مزدوری کے لئے گیا ہوا تھا سخت بیمار ہوا ڈاکٹروں نے لا علاج قرار دیا اور گاؤں لایا گیا خدا کے فضل سے آپکے علاج سے شفا پائی۔

شرک اور بدعت سے سخت نفرت تھی۔ علاقہ میں کم علمی کی وجہ سے لوگ پیروں کے چنگل میں پھنسے ہوئے تھے اور غیر اللہ کے نام پر نذر نیاز دینے کے عادی تھے آپ کی کوشش سے بہتوں نے اس روحانی مرض سے نجات حاصل کی۔ خاکسار کو بچپن میں کچھ دُعائیں یاد کرائیں اور باقاعدہ ان کا ورد کرنے کی عادت ڈلوائی۔ بچوں کو بڑی سبق آموز کہانیاں سنایا کرتے تھے۔ بعد میں ان میں جو نتیجہ خیز ہوتا اُس کا دریافت فرماتے اور اس پر مزید روشنی ڈالتے۔

مہمان نوازی کا جوہر فطرتاً بہت اچھا تھا۔ احرار نے جب ۱۹۳۴ء۔ ۱۹۳۶ء میں جماعت کے خلاف سرگرمیاں تیز کیں تو قدرت ثانیہ کے مظہر ثانی نے بھی جماعت میں واقفین کو علاقہ میں بھجوایا۔ مکیریاں ہیڈ کوارٹر مقرر ہوا اور واقفین کا چھوٹا ہیڈ کوارٹر ہمارے غریب خانہ پر قائم ہوا۔ کئی کئی ماہ تک بزرگ سلسلہ وار قیام فرماتے اور یہ سلسلہ تقسیم ملک تک جاری رہا۔

جس دن سکول میں چھٹی ہوتی خاکسار کو فرماتے مولوی صاحبان کو فلاں گاؤں لے جاؤ وہاں فلاں نمبردار یا رشتہ دار ہے اُسے کہنا یہ ہمارے مہمان ہیں سیر کیلئے آئے ہیں آگے یہ بات خود کریں گے۔

ایک مرتبہ خاکسار کو حکم ملا کہ فلاں گاؤں اپنے خالو کے پاس لے جاؤ۔ وہ گاؤں شیعہ فرقہ کے لوگوں پر مشتمل تھا اور وہ بہت ان پڑھ تھے میں نے تعمیل کی۔ خالو جان سے بزرگوں کو ملایا انہوں نے اپنی کھلی حویلی میں چارپائیاں بچھا دیں۔ لوگ کثرت سے آنے شروع ہوئے عورتیں مکانوں پر چڑھ گئیں۔ خالو جان نے حویلی کے ایک کمرہ میں کھانا کھلایا۔ بعد میں مجھے علیحدہ کر کے کہنے لگے۔ ان کو لے جاؤ۔ میں نے مولوی صاحب کو بتایا انہوں نے فرمایا ٹھیک چلیں۔ جب رخصت ہو کر چند قدم چلے تو شریر لوگوں نے گوبر کے اوپلے ہمیں مارتے شروع کر دیئے۔ چند سو گز جا کر مولوی صاحب نے اس گاؤں کی طرف منہ کر کے یہ شعر پڑھا

گالیاں سُن کر دُعا دو
پا کے دُکھ آرام دو

اور سفر شروع کیا۔ واپسی پر راستہ میں ایک اور گاؤں تھا۔ مجھے مولوی صاحب فرمانے لگے اس گاؤں میں بھی کوئی رشتہ دار ہے۔ میں نے عرض کیا اس گاؤں کا نمبردار میرا سگا ماموں ہے۔ فرمانے لگے۔ چلو اُن کے پاس لے چلو۔

ماموں صاحب اکثر گھر آتے رہتے تھے ہمارے جاتے ہی وہ دودھ وغیرہ لے آئے اور جلد بعد ہی وہ شریر جو گوبر ہم پر پھینک رہے تھے آدھمکے مگر وہ ماموں صاحب کی بہت عزت کرتے تھے۔ اس لئے اس گاؤں میں لوگ دلچسپی اور امن سے نیک باتیں سنتے رہے۔

ایک دفعہ گاؤں کے ایک حصّہ کے لوگ سخت برہم ہو کر حملہ کرنے ہماری حویلی کے قریب گاؤں کے تکیہ میں ہتھیاروں سے لیس ہو کر جمع ہو گئے۔ ایک چچا دشمنوں میں اور ایک چچا ہمارے ساتھ آملا۔ میرا بڑا بھائی بڑا تنومند اور دلیر تھا۔ بڑھ کر حملہ کے لئے تیار تھا کہ والد صاحب نے فرمایا اگر لوگ ہماری حویلی میں حملہ کی نیت سے آئے تو بے شک لڑو لیکن پہل نہیں کرنی دُعا اور صبر سے مقابلہ کرنا ہے۔ لوگوں نے شور مچا کر واپسی اختیار کی اور ہمارے اکیلے گھرانہ کے سوشل بائیکاٹ کا اعلان کر دیا جو زیادہ دیر تک نہ رہا۔ کیونکہ لوگوں کو علاج معالجہ کے لئے والد صاحب کے پاس آنا پڑتا۔ گاؤں کی رفاہی کمیٹی کے آپ وائس چیئرمین تھے اور خوب عدل و انصاف سے فیصلے فرمایا کرتے۔ جس کا ممبران پر بڑا اثر تھا۔ ایک مرتبہ ہمارے ایک داماد بھائی کا بیل کسی کی فصل میں داخل ہو گیا۔ کھیت والے نے کمیٹی کے روبرو نالش کی۔ ممبران نے باہمی فیصلہ کر لیا کہ اس مقدمہ کا فیصلہ والد صاحب پر چھوڑ دیا جائے۔ والد صاحب نے انصاف کا تقاضہ پورا فرمایا اور جرمانہ خود اپنی جیب سے ادا کر دیا۔ ہمارے گاؤں میں مخالفین کا ایک سرغنہ تھا۔ بعد میں ہماری صلح ہو گئی۔ وہ کہا کرتا تھا کہ میں نے یہ جانچنے کے لئے کہ مجھ سے صلح دِل سے ہوئی ہے یا نہیں ایک اہم معاملہ کے متعلق والد صاحب سے مشورہ طلب کیا جو والد صاحب کی رائے کو اس نے بہت صائب قرار دے کر کہا کہ آپ (یعنی والد صاحب) واقعی اب دل سے صلح کر چکے ہیں۔

برصغیر میں تقسیم ملک سے قبل جب جداگانہ انتخابات کا موقعہ آیا تو حضرت فضل عمر کی ہدایات کی روشنی میں علاقہ بھر کے دیہات میں پھر کر لوگوں کو مسلم لیگ کی حمائت کے لئے آمادہ کیا اور مسلم لیگ کے ٹکٹ پر چوہدری علی اکبر (جو بعد میں ممدوٹ وزارت میں وزیر تعلیم مقرر ہوئے) کو کامیاب کرایا۔ تقسیم ملک کے موقع پر بڑی جانفشانی اور تدبّر سے مسلمانوں کی حوصلہ افزائی فرمائی اور ربوہ پہنچ کر وفات پائی۔

احباب سے درخواست دُعا ہے اللہ تعالیٰ اپنے بے پایاں فضل و کرم سے اُن کے درجات بلند فرمائے۔

مُشاعرہ

ایک جگہ بعض شاعرانہ مذاق کے دوست ایک باقاعدہ انجمن مشاعرہ قائم کرنا چاہتے تھے۔ اس کے متعلق حضرت سے دریافت کیا گیا۔ فرمایا۔ یہ تضیع اوقات ہے کہ ایسی انجمنیں قائم کی جاویں۔ اور لوگ شعر بنانے میں مستغرق رہیں۔ ہاں یہ جائز ہے کہ کوئی شخص ذوق کے وقت کوئی نظم لکھے۔ اور اتفاقی طور پر کسی مجلس میں سنائے یا کسی اخبار میں چھپوائے۔ ہم نے اپنی کتابوں میں کئی نظمیں لکھی ہیں۔ مگر اتنی عمر ہوئی۔ آج تک کبھی کسی مشاعرہ میں شامل نہیں ہوئے میں ہرگز پسند نہیں کرتا کہ کوئی شاعری میں اپنا نام پیدا کرنا چاہے۔ ہاں اگر حال کے طور پر، نہ صرف قال کے طور پر، اور جوش روحانی سے، اور نہ خواہش نفسانی سے کبھی کوئی نظم جو مخلوق کے لئے مفید ہو سکتی ہو۔ لکھی جائے تو کچھ مضائقہ نہیں۔ مگر یہی پیشہ کر لینا ایک منحوس کام ہے۔ (ارشاد حضرت بانی سلسلہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز
ربوہ

مسل نمبر ۲۷۲۵۴:۔ میں احمدی NATAATMAJA ولد SUGANDA پیشہ پنشنر عمر ۵۲ سال بیعت 17 12/63 ساکن DESA CIPAKAT انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸۸-۱۰-۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۸۷۲۰۰ روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد AHMAD.E. SUGANDA. DESA CIPAKAT SINGAPURNA INDONESIA گواہ شد نمبر۱۔ ای قمر الدین DESA CIPAKAT INDONESIA. گواہ شد نمبر۲۔ LING SALIHIN S/O SUHANTA INDONESIA.

مسل نمبر ۲۷۲۵۵:۔ میں شہزاد احمد ولد محمود احمد برمی قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۳۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سٹیلائٹ ٹاؤن راولپنڈی حال کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹/۱۲/۸۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ پلاٹ برقبہ ۱۰ مرلہ محلہ طاہر آباد ربوہ۔ اس وقت مجھے مبلغ ۹۵۳/- کینیڈین ڈالر ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد شہزاد احمد ولد محمود احمد برمی D-979 سٹیلائٹ ٹاؤن راولپنڈی حال کینیڈا۔ گواہ شد نمبر۱۔ محمد سعید مربی سلسلہ وصیت نمبر ۱۰۲۷۵ گواہ شد نمبر۲۔ حافظ زادہ عزیز الرحمٰن وصیت نمبر ۲۰۷۴۲۔

مسل نمبر ۲۷۲۵۶:۔ میں MUTEBA BAYAMBAYACOOB S/O LATE NTUUMBA ISHIDIBI پیشہ مشنری عمر ۳۷ سال بیعت ۱۹۷۷ء ساکن ZAIRE بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۳/۵/۸۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ایک مکان برقبہ ۱۰۵۰ مربع میٹر مالیتی 500.000/- ZAIRES۔ دوسرا مکان برقبہ ۱۸۰۰ مربع میٹر مالیتی 70.000/- ZAIRES۔ اس وقت مجھے مبلغ 10000/- ZAIRES ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد MUTEBA BAYAMBA YACOB, ZAIRE گواہ شد نمبر۱۔ MBUYI AQEEDA
MSSION TAMBW- ZAIRE
SON OF TSHIBUYI
BEYA - گواہ شد نمبر۲۔ ZAIRE
BAKATUAMBA YOUNOUS

اخبارِ احمدیہ

درخواست دعا

- مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر آف ڈیرہ غازیخاں کی صحت کمزور چلی آرہی ہے۔
- مکرم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب کریم پارک راوی روڈ لاہور ایک ماہ سے دل کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔
- مکرم مولوی محمد تقی صاحب دارالرحمت شرقی کچھ دنوں سے بیمار ہیں۔
- مکرم عبداللہ خان صاحب تسنیم منزل دارالرحمت شرقی کی صحت تا حال خراب ہے۔
- محترمہ اہلیہ صاحبہ مولوی محمد احمد صاحب نعیم (دارالرحمت وسطی) ایک ہفتہ سے بعارضہ جگر شدید بیمار ہیں۔

احباب ان تمام مریضوں کی شفائے کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کریں۔

توسیع اشاعت

محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ شوکت کراچی نے ایک سو روپیہ اپنی ہمشیرہ محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ (بہشتی مقبرہ قادیان) اور ایک سو روپیہ نسیمہ جمیل انور صاحبہ (بہشتی مقبرہ ربوہ) کیطرف سے ادا کیا ہے۔

سانحہ ارتحال

- مکرم عبدالمومن صاحب چیف ایڈیٹر النقوی لندن کے بھائی مکرم عبدالرؤف صاحب پی اے ایف کوئٹہ کا وقفِ نو میں شامل بچہ اظہر احمد بعمر اڑھائی سال ۲۵، ۲۶ نومبر ۱۹۸۹ء کی درمیانی شب معمولی سی علالت کے بعد ربوہ میں وفات پاگیا ہے۔ بچے کی وفات کی خبر باپ کو اس وقت ملی جب وہ خود بیمار اور ملٹری ہسپتال کوئٹہ میں داخل تھے اور بچے کی والدہ بھی بعارضہ دل اور گلے کی تکلیف بیمار رہتی ہیں۔ ہر دو پر اس صدمہ کا بہت اثر ہے۔ احباب سے اللہ تعالیٰ کی جناب سے ان کی صحت اور صبر کی توفیق پانے اور بچہ کا نعم البدل عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

انصار اللہ کا روحانی مائدہ برائے دسمبر

ماہِ دسمبر ۸۹ء میں روحانی خزائن میں سے کتاب

"پیغام صلح"

انصار اللہ کے ماہوار مطالعاتی پروگرام میں شامل ہے۔ انصار بھائی اس کتاب کا مطالعہ مکمل کرلیں۔

نیز جن انصار نے سہ ماہی سوم ۸۹ء کے امتحان میں ابھی حصہ نہیں لیا وہ جلد از جلد زعیم صاحب سے پرچہ امتحان حاصل کریں اور حل کرکے فوراً بھجوائیں تاکہ احمدیت کی دوسری صدی کے پہلے سال کے دوسرے سہ ماہی امتحان میں حصہ لینے والے انصار کی فہرست میں ان کا نام شامل ہوسکے۔

اللہ تعالیٰ سب انصار کو علم وفضل میں آگے بڑھتے رہنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

(قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان)

جب دل ڈرتا رہتا ہے تو خدا تعالیٰ کو اپنے بندے پر خود رحم آجاتا ہے۔

مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
پوسٹ بکس نمبر ۱۶ ● فون: ۶۳۴
دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ہمدردانہ مشورہ ۔ قابل اعتماد ۔ اصولی علاج کیلئے
بیرونی مریض فہرست ادویہ و فارم تشخیص دیکر خط لکھ کر طلب فرمائیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نڈر اور بہادر بن کر دین کی خدمت کیلئے آگے بڑھو

ارشادات حضرت فضل عمر

"ایک اور مشکل جو بسا اوقات کمزور انسان کے قدم کو ڈگمگا دیتی اور اسے اپنے آپ کو قربانیوں کی آگ میں جھونکنے سے روکتی ہے۔ وہ مالی مشکلات ہیں۔ ایک طرف دنیا اپنے پورے حسن کے ساتھ اس کے سامنے کھڑی ہوتی ہے اور دوسری طرف خداتعالےٰ کا دین اسے آواز دے رہا ہوتا ہے کہ آؤ اور میری مدد کرو وہ دنیا کی طرف جھانکتا ہے تو وہ اسے مال و دولت اور زیب و زینت کے ساتھ آراستہ و پیراستہ نظر آتی ہے اور دین کی طرف دیکھتا ہے تو وہاں اسے روپوؤں کی جھنکار سنائی نہیں دیتی۔ یہ دیکھ کر ایک کمزور انسان کا دل دہل جاتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ میں خدا کے لئے اپنی زندگی کو کس طرح وقف کر دوں۔ میں نے خدا کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیا تو میں بھوکا مر جاؤں گا۔ میرے بیوی بچے کیا کھائیں گے۔ ہم اپنا معیار زندگی کس طرح قائم رکھ سکیں گے اور اگر یہ لالچ اس کے دل میں غالب آجاتی ہے تو وہ خداتعالےٰ کے دین کی خدمت سے محروم ہو جاتا ہے ....

اس بدظنی کو اپنے دل سے نکال دو۔ تمہارا خدا سمیع اور علیم ہے۔ اگر تم سچے دل سے خدا تعالیٰ کو پکارو گے اس وجہ سے کہ وہ تمہارے حالات کو جانتا ہے وہ تمہاری دعاؤں کو قبول کرے گا اور تمہیں ہر قسم کی مشکلات سے نجات دے گا۔ بس ان وساوس میں اپنی زندگی مت بسر کرو۔ بلکہ نڈر اور بہادر بن کر خداتعالےٰ کے دین کی خدمت کے لئے آگے بڑھو۔"

بقیہ: کمپیوٹرز اور ان کا استعمال

بنائے پروگرام کام آجاتے ہیں اور یہ محض اپنے آدمیوں کو معمولی تربیت دلوا کو کمپیوٹر آپریٹ کروا کر اپنا مطلب حاصل کرتے ہیں۔ کمپیوٹرز کی غیر معمولی مقبولیت کی بناء پر HARDWARE کی قیمت روز بروز کم ہو رہی ہے جبکہ SOFT WARE کی قیمت بڑھ رہی ہے یعنی کمپیوٹرز کی قیمت نسبتاً گر رہی ہے جبکہ پروگرامز کی قیمت بڑھ رہی ہے۔ اس لحاظ سے فی زمانہ SOFTWARE میں داخل ہونے کا زیادہ SCOPE اور نسبتاً بہتر امکانات ہیں اور نوجوانوں کو کمپیوٹر پروگرامنگ کی فیلڈ میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں جانا چاہیئے

نئی و پرانی امراض کی دیرینہ علاج گاہ
بھٹی ہومیو پیتھک کلینک
رحمت بازار ربوہ

شاہی طبیب حضرت حافظ حکیم مولانا نورالدین کے مشہور شاگرد حضرت حکیم نظام جان کا
مشہور دواخانہ
(رجسٹرڈ)
• گوجرانوالہ فون ۲۸۴۴ • ربوہ فون ۹۰۶
• قلعہ کالروالا • ملتان • کراچی

ناصر کنڈرگارٹن
محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ
محکمہ تعلیم گورنمنٹ پنجاب سے منظور شدہ
نرسری کلاس میں داخلہ
۲۰ دسمبر ۱۹۸۹ء سے
شروع ہوگا
پرنسپل

خبریں

ملکی خبریں

• سینئر وفاقی وزیر بیگم نصرت بھٹو نے کہا ہے کہ وزیر اعظم اور صدر مملکت کو پنجاب اسمبلی میں ۱۲ دسمبر کی کارروائی کی ٹیپ بھجوائی جائے گی اور اس واقعہ کا سختی سے نوٹس لیا جائے گا۔ جو ۱۲ دسمبر کو پنجاب اسمبلی میں پیش آیا۔ جس میں فضل حسین راہی پر تشدد کیا گیا اور قانون اور شرافت کی دھجیاں بکھیری گئیں۔ انہوں نے کہا کہ پنجاب اسمبلی کا جو بھی سپیکر ہو اسے غیر جانبداری سے کام لینا چاہیئے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت پنجاب جمہوریت کو چلنے دینا نہیں چاہتی اور اس کے لئے غیر قانونی ہتھکنڈے استعمال کر رہی ہے۔

• تھائی لینڈ کی ایسوسی ایشن فار پروموشن آف دی سٹیٹس آف ویمن نے پاکستان کی وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کو "آؤٹ سٹینڈنگ ویمن آف دی ورلڈ" کا خطاب دیا اور اپنے مرکزی ہال کو اسی نام سے وقف کرنے کی ہدایت کی۔ ہال کو وقف کرنے کی تقریب ۸ تا ۱۲ مارچ ۱۹۹۰ء کو منعقد ہوگی۔

• پنجاب اسمبلی میں ۱۲ دسمبر کے واقعے کے بعد حزب اقتدار اور اپوزیشن کے درمیان صلح ہو گئی ہے۔ فضل حسین راہی پر پابندی اب ختم کر دی جائیگی۔

• پنجاب کے بلدیاتی اداروں کو حکومت پنجاب نے ہدایت کی ہے کہ وہ پیپلز پروگرام کی حوصلہ شکنی کریں۔

• پاکستان اور بھارت کے درمیان لاہور میں چوتھے کرکٹ ٹیسٹ میچ کے چوتھے دن پاکستان کی ٹیم ۲۵۰ رنز بنا کر آؤٹ ہو گئی۔ بھارت نے دوسری اننگز میں چار وکٹوں پر ۱۰۲ رنز بنائے اس وقت بھارت نے پاکستان پر ۱۷۶ رنز کی برتری حاصل کر لی ہے۔

• جسٹس رفیق تارڑ نے لاہور ہائی کورٹ کے اور مسٹر جسٹس سجاد علی شاہ نے سندھ ہائی کورٹ کے اور مسٹر جسٹس میر ہزار خاں کھوسو نے بلوچستان اسمبلی کے چیف جسٹس کے طور پر حلف اٹھا لیا۔

غیر ملکی خبریں

• لندن میں ایک بین الاقوامی کانفرنس میں بنگلہ دیش میں سیلاب سے نجات حاصل کرنے کے لئے ایک منصوبے کی منظوری دی گئی ہے۔ سیلاب ہر سال ہزاروں جانیں لیتا اور غذائی قلت کا مستقل سبب رہا ہے۔ تجویز عالمی بینک نے پیش کی جس کی خواہش ہے کہ بڑے بڑے دریاؤں گنگا، برہم پتر، پدما اور میگنا کے بہاؤ کو کنٹرول میں لایا جائے امدادی ملکوں نے آزمائشی منصوبوں کے لئے ۱۵۰ ملین ڈالر دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اگلے بیس برس میں اس سکیم کے کل اخراجات دس ارب دس ہزار ملین ڈالر تک ہو سکتے ہیں۔

• حکومت برطانیہ نے ہانگ کانگ سے ۵۱ ویت نامی پناہ گزینوں کو واپس بھیجنے کے فیصلے کے دفاع میں بیانات دیئے ہیں کہ ان کی اچھی طرح چھان بین کر لی گئی تھی اور کوئی بھی پناہ گزینوں کے زمرے میں نہیں آتا تھا۔ ان کو واپس بھیجنے میں طاقت کا بالکل استعمال نہیں کیا گیا۔ اگلے ماہ برطانوی پارلیمنٹ کے دو ممبران ویت نام جا کر واپس بھجوائے جانے والوں کی خیریت دریافت کریں گے۔ برطانوی پارلیمنٹ میں ان دنوں اس موضوع پر گرما گرم بحث چل رہی ہے۔ برطانوی وزیر خارجہ نے کہا کہ پارلیمنٹ میں اس موضوع پر بحث مکمل ہونے تک کسی اور پناہ گزین کو واپس نہیں بھیجا جائے گا۔ حزب اختلاف کی طرف سے حکومت کے اس اقدام اور طریق کار پر سخت حملے کئے گئے اور اسے شرمناک فعل قرار دیا گیا۔ امریکی وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے کہا کہ امریکہ کو اس اقدام پر سخت رنج ہوا ہے اور برطانیہ پر زور دیا کہ جبری واپسی کے اقدام پر مزید عملدرآمد نہ کرائے۔